سورة قٓ

Chapter 50

آیات 45

One who brings into being according to the most appropriate standard (Allah - Al-Khaliq)

المنزل 7

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

قٓ ۚ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِیۡدِ ۚ﴿۱﴾

1- قٓ یعنی خالق یعنی اللہ وہ جو درست توازن وتناسب کے پیمانے کے مطابق ہر شے کو وجود میں لانے والا ہے (یہ اس کا ارشاد ہے کہ) قسم ہے قرآن مجید کی یعنی قرآن نے سچائیوں اور غیر سچائیوں کو اِس طرح علیحدہ علیحدہ کر دیا ہے کہ وہ اپنی گواہی آپ دے رہی ہیں اِس لئے کہ (یہ کتاب) انتہائی بڑی عظمتوں والی ہے۔

بَلۡ عَجِبُوۡۤا اَنۡ جَآءَہُمۡ مُّنۡذِرٌ مِّنۡہُمۡ فَقَالَ الۡکٰفِرُوۡنَ ہٰذَا شَیۡءٌ عَجِیۡبٌ ۚ﴿۲﴾

2- لیکن ان لوگوں (کی حالت یہ ہے کہ بجائے اس قرآن کی تعلیم سے رہنمائی اور آگاہی حاصل کرنے کے) یہ اس بات پر تعجب کر رہے ہیں کہ جو شخص انہیں بُرے اعمال کے خوفناک نتائج کی آگاہی دینے آیا ہے وہ تو اُنہی میں سے ہے۔ اور کافر یہ کہتے ہیں! کہ یہ کس قدر عجیب بات ہے (کہ یہ شخص جس پر یہ قرآن نازل ہو رہا ہے وہ ہم جیسا ہی انسان ہے اور یہ بشر سے بلند تر کسی مخلوق سے تعلق رکھنے والا کیوں نہیں)۔

ءَ اِذَا مِتۡنَا وَکُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِکَ رَجۡعٌۢ بَعِیۡدٌ ﴿۳﴾

3- (اور انہیں قرآن کی مر کر جی اٹھنے والی بات بھی عجیب لگتی ہے جس پر وہ کہتے ہیں کہ) کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے (یعنی مادی کائنات کے مادہ میں شامل ہو کر مادہ بن کر رہ جائیں گے تو پھر بھی کیا زندہ کئے جائیں گے؟ بہر حال، وہ یہ کہتے ہیں کہ) یہ دوبارا لوٹنے (والی بات ہمیں عقل سے) بہت دُور لگتی ہے۔

قَدۡ عَلِمۡنَا مَا تَنۡقُصُ الۡاَرۡضُ مِنۡہُمۡ ۚ وَعِنۡدَنَا کِتٰبٌ حَفِیۡظٌ ﴿۴﴾

4- (اور ان کو بتلا دو کہ انسان کے جسم) میں سے جس چیز کو زمین کم کر دیتی ہے تو بلاشبہ ہمیں اس کا علم ہوتا ہے اور ہمارے پاس ایک ایسی کتاب ہے (جس میں ہر چیز اور ہر عمل) محفوظ ہوتا چلا جاتا ہے۔

بَلۡ کَذَّبُوۡا بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَہُمۡ فَہُمۡ فِیۡۤ اَمۡرٍ مَّرِیۡجٍ ﴿۵﴾

5- لیکن (بجائے اس بات کے کہ حقائق کو تسلیم کر لیں) ان کی حالت یہ ہے کہ یہ حق کو یعنی ایسی سچائی کو جھٹلا رہے ہیں جو

اپنی گواہی آپ ہے (یعنی قرآن) اور جو ان کے پاس آچکا ہے۔ (اصل میں ان کا جی نہیں چاہتا کہ وہ تسلیم کرلیں کہ انہیں اعمال کا جواب دینا پڑے گا) جس کی وجہ سے وہ اس بات کے الجھاؤ میں پڑے رہتے ہیں۔

أَفَلَمْ يَنظُرُوٓا۟ إِلَى ٱلسَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَٰهَا وَزَيَّنَّٰهَا وَمَا لَهَا مِن فُرُوجٍ ﴿٦﴾

6- (ان سے کہو کہ اگر وہ مرنے کے بعد والی زندگی کے حقائق پر غور نہیں کرتے تو ان حقائق پر غور کریں جو ان کے سامنے ہیں۔ یعنی) کیا وہ آسمان کی طرف نہیں دیکھتے جو ان کے اوپر ہے کہ اس کو کیسے بنایا گیا ہے اور اسے کیسے آراستہ کیا گیا ہے اور اس میں کسی قسم کا شگاف اور خلل نہیں ہے۔

وَٱلْأَرْضَ مَدَدْنَٰهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَٰسِىَ وَأَنۢبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيجٍ ﴿٧﴾

7- اور (کیا وہ نہیں دیکھتے کہ) ہم نے زمین کو کس طرح بچھا رکھا ہے اور اس میں پہاڑ ڈال دیے گئے ہیں اور اس میں کئی قِسم کی خوش منظر (نباتات) اگا دیں ہیں۔

تَبْصِرَةً وَذِكْرَىٰ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ﴿٨﴾

8- (یہ چیزیں) ہر اس شخص کی آنکھیں کھولنے اور سبق آموز آگاہی حاصل کرنے کے لئے کافی ہیں جو حقائق کی طرف رجوع کرنے والا بندہ ہو۔

وَنَزَّلْنَا مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً مُّبَٰرَكًا فَأَنۢبَتْنَا بِهِۦ جَنَّٰتٍ وَحَبَّ ٱلْحَصِيدِ ﴿٩﴾

9- اور (کیا وہ اس پر غور نہیں کرتے کہ) ہم نے آسمان سے ایسا پانی نازل کیا جو نشوونما کا سامان عطا کرنے والا ہے۔ اور پھر اس سے ہم باغات اگا دیتے ہیں اور کھیتوں میں غلے پیدا کر دیتے ہیں۔

وَٱلنَّخْلَ بَاسِقَٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ ﴿١٠﴾

10- اور بڑے بڑے اونچے کھجوروں کے درخت پیدا کر دیے جن کے خوشے تہہ بہ تہہ ہوتے ہیں۔

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۖ وَأَحْيَيْنَا بِهِۦ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ ٱلْخُرُوجُ ﴿١١﴾

11- یہ سب کچھ ہم نے بندوں کے لئے زندگی کی نشوونما کے سامان کے طور پر پیدا کیا ہے۔ اور (اسی بارش کے پانی سے) ہم مُردہ زمین میں زندگی نُمودار کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اسی طرح (کے قانون کے مطابق) مرے ہوئے لوگ (اپنی اپنی مُردہ گاہ) سے نکلنا شروع ہو جائیں گے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَأَصْحَٰبُ ٱلرَّسِّ وَثَمُودُ ﴿١٢﴾

12- (اپنے اعمال کے حساب دینے کا جو خوف ان لوگوں کو آخرت کی زندگی سے انکار پر آمادہ کر رہا ہے، اسی خوف کے

تحت) ان سے پہلے، نوح کی قوم اور اہلِ رس اور ثمود (کی قوم بھی، اس سچائی کو) جھٹلا چکی ہیں۔

وَعَادٌ وَّفِرۡعَوۡنُ وَاِخۡوَانُ لُوۡطٍۙ﴿۱۳﴾

13-اور (اسی طرح) عاد نے اور فرعون نے اور برادرانِ لُوط نے (اس آخرت کی زندگی کی سچائی کو جھٹلا رکھا تھا)۔

وَّاَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ وَقَوۡمُ تُبَّعٍ‌ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيۡدِ﴿۱۴﴾

14-اور (اسی طرح) ایکہ کے رہنے والوں نے اور تبع کی قوم نے (غرضیکہ ان) سب نے رسولوں (کو جو وحی پر مبنی سچائیوں کی آگاہی دیتے تھے) جھٹلا دیا تھا۔ (چنانچہ ان کے اعمال کے نتائج کی بناء پر ان کو کسی نہ کسی تباہی نے اپنی گرفت میں لے لیا۔ اور یوں) ہمارا یہ وعدہ (کہ سچائیوں کا انکار اور بُرے اعمال کرتے رہنے سے نتائج خوف ناک نکلتے ہیں) ایک ناقابلِ انکار حقیقت بن کر ان کے سامنے آ گیا۔

ع 1 15 15

اَفَعَيِيۡنَا بِالۡخَلۡقِ الۡاَوَّلِ‌ ؕ بَلۡ هُمۡ فِىۡ لَبۡسٍ مِّنۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ﴿۱۵﴾

15-(ان سے پوچھو کہ یہ جو مرنے کے بعد والی زندگی کے بارے میں شک میں پڑے رہتے ہیں تو کیا ان کا خیال ہے کہ) ہم (کائنات اور انسان کو) پہلی بار تخلیق کرنے کے بعد تھک چکے ہیں اور اس لئے وہ شک میں مبتلا ہیں کہ ازسرِ نو تخلیق (کیسے کی جا سکے گی)۔

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ وَنَعۡلَمُ مَا تُوَسۡوِسُ بِهٖ نَفۡسُهٗ ۖۚ وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِيۡدِ﴿۱۶﴾

16-اور (یا یہ سمجھتے ہیں کہ انسان جو کچھ چوری چھپے کرتا ہے اس کا اللہ کو علم نہیں ہو سکتا، اس لئے ایسے اعمال کا حساب کیسے ہو سکتا ہے؟ ان سے کہو کہ) ہر تحقیق گواہ رہے گی کہ انسان کو تخلیق کرنے والے ہم ہیں (اس لئے خالق سے اپنی مخلوق کی کوئی بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ لہٰذا، ان کے ظاہری اعمال تو ایک طرف) ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اس کی ذات کے اندر کیا کیا وسوسے گزرتے ہیں اور ہم تو (انسان سے) اس کی رگِ جاں سے بھی زیادہ قریب ہیں (اس لئے ہم سے اس کا کیا چھپا رہ سکتا ہے)۔

اِذۡ يَتَلَقَّى الۡمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الۡيَمِيۡنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيۡدٌ﴿۱۷﴾

17-(اور ہمارا انتظام ہی ہے کہ) جب بھی (انسان کوئی قول و فعل کرتا ہے تو اس کے بارے میں) دو (محفوظ کر) لینے والے، جو اس کے دائیں طرف اور بائیں طرف بیٹھے ہوتے ہیں (وہ سب کچھ محفوظ کرتے چلے جاتے ہیں)۔

مَا يَلۡفِظُ مِنۡ قَوۡلٍ اِلَّا لَدَيۡهِ رَقِيۡبٌ عَتِيۡدٌ﴿۱۸﴾

18-چنانچہ (اس طریقۂ کار کا عالم یہ ہے کہ) جو لفظ بھی اس کے منہ سے نکلتا ہے تو ایک نگہبان اس کے پاس تیار بیٹھا ہوتا

ہے (جو اسے محفوظ کر لیتا ہے)۔

وَجَآءَتۡ سَکۡرَۃُ الۡمَوۡتِ بِالۡحَقِّ ؕ ذٰلِکَ مَا کُنۡتَ مِنۡہُ تَحِیۡدُ ﴿۱۹﴾

19-(زندگی میں انسان کے قول و فعل کا یہ معاملہ چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے موت آ جاتی ہے) اور موت کی یہ وہ ناقابلِ تردید سچائی ہے جو اس کے ہوش و حواس روک کر اس پر طاری ہو جاتی ہے جس سے تم (دُور) بھاگتے پھرتے تھے (اور کہتے تھے کہ موت آئے گی تو دیکھا جائے گا۔ اس طرح تمہاری آنکھوں کے سامنے موت واقع ہو جاتی ہے)۔

وَنُفِخَ فِی الصُّوۡرِ ؕ ذٰلِکَ یَوۡمُ الۡوَعِیۡدِ ﴿۲۰﴾

20-اور (یہ تو تھی وہ موت جو افراد پر قیامت سے پہلے طاری ہوتی ہے۔ مگر جب قیامت طاری ہو گی تو) صُور میں پھونک ماری جائے گی (یعنی بگل کی طرح کی ایک آواز اُبھرے گی اور یوں لگے گا جیسے وہ سارے جہان پر چھا گئی ہے)۔ اور یہی وہ دن ہو گا جس کا (نوعِ انسان سے) وعدہ کیا گیا ہے۔

وَجَآءَتۡ کُلُّ نَفۡسٍ مَّعَہَا سَآئِقٌ وَّ شَہِیۡدٌ ﴿۲۱﴾

21-اور تب ہر شخص کو حاضر کر لیا جائے گا۔ ایک اُسے پیچھے سے ہانک رہا ہو گا اور دوسرا اس (کے اعمال پر) گواہی دینے والا ہو گا۔

لَقَدۡ کُنۡتَ فِیۡ غَفۡلَۃٍ مِّنۡ ہٰذَا فَکَشَفۡنَا عَنۡکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الۡیَوۡمَ حَدِیۡدٌ ﴿۲۲﴾

22-(پھر اس سے کہا جائے گا کہ) حقیقت یہ ہے کہ تم غفلت میں پڑے رہے (حالانکہ تمہیں بار بار اس کے متعلق آگاہی دی جاتی تھی)۔ چنانچہ آج ہم نے تمہاری نگاہوں پر پڑے ہوئے پردے اٹھا دیے ہیں اور آج تمہاری نگاہ اس قدر تیز کر دی گئی ہے (کہ وہ تمہارے مرنے سے پہلے والی زندگی میں کئے گئے اعمال کے نتائج بلا روک ٹوک دیکھ سکتی ہے، اور وہ سب تمہارے سامنے بے نقاب ہیں)۔

وَقَالَ قَرِیۡنُہٗ ہٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِیۡدٌ ﴿ؕ۲۳﴾

23-اور (وہ جو اس کے قول و فعل کا حساب رکھنے والا) اس کا ہم نشین تھا، وہ کہے گا کہ یہ ہے میرے پاس (اس کا حساب کتاب) جو بالکل تیار (اور ہر لحاظ سے مکمل ہے)۔

اَلۡقِیَا فِیۡ جَہَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیۡدٍ ﴿ۙ۲۴﴾

24-(چنانچہ اس حساب کتاب کے مطابق ہر ایک کا فیصلہ ہو گا۔ اور یہ حکم صادر ہو گا کہ اب تم) دونوں، ایسے تمام (انسانوں کو) جہنم میں ڈال دو جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام و قوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کر کے سرکشی

اختیار کر رکھی تھی۔

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ﴿٢٥﴾

25-(اور جہنم میں ڈالے جانے والے یہ وہ لوگ ہیں جو دوسروں) کو میسر آنے والی ہر آسانی، خوشگواری اور سرفرازی (کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کر کے) منع کرنے والے تھے۔ (اور یہ اللہ کی طے کی گئی) حدوں کو توڑ کر آگے بڑھ جانے والے تھے (اور نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کے بارے میں) خود بھی شک میں پڑے رہتے تھے اور دوسروں کو بھی شک میں مبتلا کیے رکھتے تھے۔

الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ﴿٢٦﴾

26-(حکم ہوگا کہ ایسے ہر شخص کو بھی جہنم میں ڈال دو) جس نے اللہ (پر بھروسہ کم کر کے) اس کے ساتھ ایک اور معبود بنا رکھا تھا۔ لہٰذا، اسے شدید ترین عذاب میں ڈال دو۔

قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِن كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿٢٧﴾

27-(اور یہ لوگ اپنے ساتھیوں کے سر الزام دھریں گے کہ انہیں انہوں نے غلط راستے پر ڈالا تھا۔ لیکن) ہر ایک کا ساتھی کہہ دے گا کہ اے میرے نشوونما دینے والے! میں نے اسے (تیرے خلاف) سرکش نہیں بنایا تھا بلکہ یہ خود ہی غلط راستے پر بہت دُور نکل گیا تھا۔

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ ﴿٢٨﴾

28-(اللہ کا) ارشاد ہوگا! کہ تم لوگ میرے حضور مت جھگڑا کرو۔ اس لئے کہ میں نے تمہاری طرف پہلے سے اپنے اس وعدے کی آگاہی بھیج دی تھی کہ (غلط راستے پر چلو گے تو نتائج عذاب کی صورت میں نکلیں گے۔ لہٰذا، اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ تم خود غلط راستے پر چلے یا کسی اور نے تمہیں بہکا دیا)۔

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿٢٩﴾

ع 2 14/16

29-چنانچہ میرے ہاں فرمان نہیں بدلا جاتا یعنی میرا قانون نہیں بدلا جاتا (سب فیصلے اس کے مطابق ہوتے ہیں)۔ لہٰذا، ہم اپنے بندوں کے ساتھ قطعی طور پر زیاتی و بے انصافی نہیں کرتے۔

يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ ﴿٣٠﴾

30-(یوں ہر وہ جو اللہ کی ہدایت سے سرکشی کر کے اللہ کے خلاف چلتا ہی رہا تو وہ جہنم میں جا پہنچے گا مگر جہنم بہت وسیع ہو گی) اس دن ہم جہنم سے پوچھیں گے کہ کیا تم (مجرموں) سے بھر گئی ہو؟ اور وہ جواب دے گی! کہ کیا کچھ اور بھی (مجرم)

ہیں؟ (کیونکہ ابھی تو بہت گنجائش ہے)۔

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ۝۳۱

31-اور (دوسری طرف) جنت کو ان لوگوں کے قریب کر دیا جائے گا جنہیں اپنے اوپر اس قدر اختیار تھا کہ وہ اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے سے بچتے رہے (متقین)۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝۳۲

32-(اور ان سے کہا جائے گا) کہ یہ (وہ جنت ہے) جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (اور اس کی آگاہی نوعِ انسان کو دے دی گئی تھی) کہ ہر وہ شخص جو تمام معاملات میں ہمارے احکام وقوانین کی طرف رجوع کرنے والا ہوگا اور اِن کی خلاف ورزی سے اپنے آپ کو بچائے رکھنے والا ہوگا (وہ اس جنت کا حقدار ہوگا)۔

مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِۨ ۝۳۳

33-(اور ایسا شخص وہ ہوتا ہے) جو بن دیکھے (یہ جان کر) اللہ رحمٰن سے خوف زدہ رہے (کہ اس کے احکام وقوانین کی خلاف ورزی کرتے رہنے سے تباہ کن نتائج پیدا ہوتے ہیں)۔ اس لئے وہ ایسے دل کے ساتھ (اللہ کی جانب) آتا ہے جو ہر طرف سے رخ پھیر کر صرف اللہ کی طرف مڑ چکا ہو۔

اِۨدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝۳۴

34-(چنانچہ ایسے لوگوں سے کہہ دیا جائے گا کہ) تم امن وسلامتی کے ساتھ (جنت میں داخل ہو جاؤ۔ یہ جنتی زندگی کا دور ہے۔ اور) یہ دور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝۳۵

35-ان کے لئے اس (جنت میں وہ سب کچھ ہوگا) جس کی وہ آرزو کریں گے۔ بلکہ ہمارے پاس (ان کی آرزوؤں) سے کہیں زیادہ ہوگا۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ۝۳۶

36- مگر (اے رسولؐ! نوعِ انسان کو بتا دو! کہ اس کے لئے صرف مرنے کے بعد کی زندگی کا انتظار ضروری نہیں۔ قوموں کے اعمال کے نتائج تو اس دنیا میں بھی سامنے آجاتے ہیں۔ اس کے مطابق) ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی امتوں کو ہلاک کر ڈالا۔ حالانکہ ان کی قوت وگرفت ان سے کہیں بڑھ کر تھی۔ اور انہوں نے کئی ملکوں کو (اپنی قوت کی بناء پر) چھان مارا تھا۔ لیکن (جب ان پر تباہی کی گرفت آگئی تو) کیا انہیں کہیں اور بھاگ جانے کے لئے جگہ مل سکی؟

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَذِکۡرٰی لِمَنۡ کَانَ لَہٗ قَلۡبٌ اَوۡ اَلۡقَی السَّمۡعَ وَ ہُوَ شَہِیۡدٌ ﴿۳۷﴾

37- تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ (قوموں کے گزرے ہوئے واقعات کی ان گواہیوں میں) ہر اس شخص کے لئے سامانِ عبرت ہے جس کا دل (ابھی زندہ) ہے۔ یا جو (کم از کم عبرت آموز آگاہی دینے والے کی بات) غور سے سنتا ہے اور وہ (صداقتوں کا) گواہ بنا رہتا ہے۔

وَ لَقَدۡ خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَا فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ٭ۖ وَّ مَا مَسَّنَا مِنۡ لُّغُوۡبٍ ﴿۳۸﴾

38-(اور پھر یہ لوگ اس حقیت پر غور کریں) اور تحقیق کریں کہ ہم آسمانوں اور زمین کو یعنی ساری کائنات کو تخلیق کے چھ مراحل میں سے گزار کر (موجودہ حالت میں لے کر آئے ہیں) اور کسی تھکان نے ہمیں چھوا نہیں (کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں)۔

فَاصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَ سَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَ قَبۡلَ الۡغُرُوۡبِ ﴿ۚ۳۹﴾

39-(بہر حال، مخالفین یا انکار کرنے والے اس آگاہی کو تسلیم نہیں کرتے تو یہ ان کی مرضی) اور جو کچھ تمہارے خلاف وہ کہتے ہیں (اس پر افسردہ ہونے کی ضرورت نہیں تم اپنے مقاصد) پر ڈٹے رہو اور ثابت قدم رہو اور اپنے نشوونما دینے والے کی تحسین و آفرین کے ساتھ اس کے احکام پر سورج طلوع ہونے سے پہلے سے لے کر سورج کے غروب ہونے سے پہلے تک سرگرمِ عمل رہو۔

وَ مِنَ الَّیۡلِ فَسَبِّحۡہُ وَ اَدۡبَارَ السُّجُوۡدِ ﴿۴۰﴾

40-اور رات کو بھی اس کے احکام پر سرگرمِ عمل رہو اور سجدوں (پر مبنی اپنی پرستش) کے بعد بھی یونہی سرگرمِ عمل رہو (یعنی اللہ کے احکام و قوانین پر عمل کرنے کے لئے کوئی ایک وقت مقرر نہیں ہے بلکہ ان پر انہی احکام کے تقاضوں کے مطابق ہر وقت اور تمام عمر کاربند رہو)۔

وَ اسۡتَمِعۡ یَوۡمَ یُنَادِ الۡمُنَادِ مِنۡ مَّکَانٍ قَرِیۡبٍ ﴿ۙ۴۱﴾

41-اور سنو (کہ اللہ کے احکام و قوانین پر عمل کرنے کے لئے سرگرمِ عمل رہنا اس لئے ضروری ہے کہ جوابدہی کے لئے آخرِ کار) وہ دن طاری ہو جائے گا کہ جب ایک پکارنے والا (اے نوعِ انسان! تمہیں تمہاری) قریب کی جگہ سے پکار لے گا۔

یَّوۡمَ یَسۡمَعُوۡنَ الصَّیۡحَۃَ بِالۡحَقِّ ؕ ذٰلِکَ یَوۡمُ الۡخُرُوۡجِ ﴿۴۲﴾

42-(اور) اس دن (چھا جانے والی) چیخ کی آواز حقیقت بن کر ان کے سامنے آ جائے گی۔ اور یہ وہ دن ہو گا (جب

سب مرجانے والے اپنی اپنی مرُ دہ گاہ سے) باہر نکل آئیں گے۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾

43-(اور یاد رکھو کہ) یہ حقیقت بھی ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ ہم ہی زندگی عطا کرتے ہیں اور ہم ہی موت طاری کرتے ہیں اورتم ہماری ہی طرف لوٹ کر چلے آ رہے ہو۔

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾

44- (اور) اس دن زمین ان کے سامنے بڑی تیزی سے پھٹتی جارہی ہوگی (اور وہ سراسیمگی کے عالم میں دیکھتے کے دیکھتے رہ جائیں گے)۔اور یوں سب کو اکٹھا کر دینا ہمارے لئے بہت ہی آسان ہے۔

ع 3 16 17

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾

45-(لہٰذا، اے رسولؐ! تم ان کی باتوں کی طرف نہ جاؤ) ہم جانتے ہیں جو کچھ یہ کہتے ہیں۔اورتم ان پر جبر کرنے والے نہیں ہو(کہ ان پر جبر کر کے انہیں غلط راستے سے روک دو)۔ بلکہ تم انہیں قرآن کے ذریعے تعلیم و آگاہی دیتے جاؤ۔ (اس سے وہ شخص آگاہی حاصل کرلے گا) جو ہمارے (عذاب) کے وعدے سے ڈرتا ہے (اور یقین رکھتا ہے کہ اللہ کا ہر وعدہ سچ ہو کر رہتا ہے)۔